روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 7 مئی 2012ء 15 جمادی الثانی 1433 ہجری 7 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 105

اللہ کی عبادت کرو

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ (النساء: 37) اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ (بنی اسرائیل: 24)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قادیان کے قریب کے گاؤں کا ایک معمر ہندو جاٹ بیان کیا کرتا تھا کہ میں (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب سے بیس سال بڑا ہوں۔ آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے ملنے کے لئے آتا تھا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے (یعنی مرزا غلام قادر) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جواب دیتے تھے کہ ''ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ الگ ہی رہتا ہے''.......... پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے تھے چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے۔ بڑے مرزا صاحب فرماتے ''اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا''۔ بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے اور پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو تمہیں کسی مسجد میں مقرر کروا دیتا ہوں۔ دس من دانے تو گھر میں کھانے کو آ جایا کریں گے۔

(تذکرۃ المہدی ص 299-300 از پیر سراج الحق نعمانی)

آپ کے خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کی روایت ہے کہ کبھی حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مجھے بلاتے اور دریافت کرتے کہ ''سنا تیرا مرزا کیا کرتا ہے میں کہتا تھا کہ قرآن دیکھتے ہیں۔ اس پر وہ کہتے کہ کبھی سانس بھی لیتا ہے۔ پھر یہ پوچھتے کہ رات کو سوتا بھی ہے؟ میں جواب دیتا کہ ہاں سوتے بھی ہیں۔ اور اٹھ کر نماز بھی پڑھتے ہیں۔ اس پر مرزا صاحب کہتے کہ اس نے سارے تعلقات چھوڑ دیئے ہیں۔ میں اوروں سے کام لیتا ہوں۔ دوسرا بھائی کیسا لائق ہے مگر وہ معذور ہے''۔ (تاریخ احمدیت جلد 1 ص 65)

حضرت میر ناصر نواب صاحب اپنی اہلیہ کے علاج کی غرض سے 1876ء کے اوائل میں قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے علاج کراتے رہے۔ اگلے سال 1877ء میں حضرت میر صاحب کی مرزا غلام قادر کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے بیان کے مطابق یہ وہ زمانہ تھا جب کہ حضرت اقدس ''براہین احمدیہ'' لکھ رہے تھے۔ حضرت میر صاحب کے زیادہ مراسم گو آپ کے بڑے بھائی سے تھے لیکن ابتدائی ملاقات ہی سے آپ کے دل پر حضرت مسیح موعود کی تقویٰ شعاری، عبادت اور ریاضت اور گوشہ گزینی نقش ہو گئی جس کا کبھی کبھی گھر میں آ کر اظہار کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ ''مرزا غلام قادر کا چھوٹا بھائی بہت نیک اور متقی ہے'' چند ماہ بعد ان کی تبدیلی قادیان سے لاہور میں ہو گئی تو وہ چند روز کے لئے اپنے اہل خانہ کو حضور کے مشورہ کے احترام میں بے تامل آپ ہی کے ہاں چھوڑ گئے اور جب وہاں مکان کا بندوبست ہو گیا تو پھر انہیں لے گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''میں نے اپنے گھر والوں سے سنا کہ جب تک میرے گھر کے لوگ مرزا صاحب کے گھر میں رہے مرزا صاحب کبھی گھر میں داخل نہیں ہوئے بلکہ باہر کے مکان میں رہے۔ اس قدر ان کو میری عزت کا خیال تھا۔ وہ بھی عجب وقت تھا حضرت صاحب گوشہ نشین تھے، عبادت اور تصنیف میں مشغول رہتے تھے۔ لالہ شرمپت اور ملاوامل کبھی کبھی حضرت صاحب کے پاس آیا کرتے تھے اور حضرت صاحب کے کشف اور الہام سنا کرتے تھے بلکہ کئی کشوف اور الہاموں کے پورے ہونے کے گواہ بھی تھے۔ اس وقت یہ سچے اور نرم دل تھے۔

حضرت میر صاحب ابتداء قادیان میں رہائش پذیر ہوئے تو انہیں حضرت مسیح موعود کے ساتھ اکثر نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا اور وہ نماز کے بعد حضور سے علمی اور فقہی مسائل پر بھی مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 131)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

پریس ریلیز

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی سالانہ رپورٹ 2011ء

احمدیوں کے خلاف نفرت اور تشدد کی کھلے عام تلقین کی گئی سکولوں کے معصوم احمدی طالب علم بھی اس کی زد میں آئے

محض عقیدہ کی بنیاد پر 6 احمدیوں کو قتل کیا گیا جبکہ 20 احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے

1984ء سے 2011ء کے اختتام تک 210 احمدیوں کو قتل کیا جاچکا ھے

مذہبی بنیادوں پر افراد جماعت کے خلاف 1008 مقدمات قائم کئے جاچکے ہیں

دوران سال ایک ہزار ایک صد تہتر (1173) سے زائد خبریں احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کے طور پر شائع کی گئیں

مکرم سلیم الدین صاحب ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان ناظر امور عامہ مکرم سلیم الدین صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف 2011ء کے دوران ہونے والے ظلم وستم کی سالانہ رپورٹ پریس کو جاری کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیوں کے خلاف نفرت اور تشدد کی کھلے عام تشہیر کی گئی جس کی زد میں مختلف سکولوں کے کلاس پریپ سے لے کر ہائیر سکینڈری لیول تک کے طلباء وطالبات آئے۔ 6 احمدیوں کو دوران سال محض احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا جبکہ 20 احمدیوں کو ٹارگٹ بنا کر قاتلانہ حملے کئے گئے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے اس ضمن میں مزید بتایا کہ ملک بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے والے پمفلٹس، بینرز، سٹکرز اور کیلنڈرز تقسیم کئے گئے۔ اس حوالے سے انہوں نے فیصل آباد میں تقسیم کئے گئے پمفلٹس کا حوالہ دیا جس میں عامۃ الناس کے جذبات کو مذہب کی بنا پر بھڑکاتے ہوئے تلقین کی گئی کہ وہ بھرے بازار میں احمدیوں کو قتل کر کے ''ثواب'' حاصل کریں۔ انہوں نے بتایا کہ سرکاری انتظامیہ نے اس ضمن میں کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی اوران پمفلٹس کی تیاری اور تقسیم میں ملوث افراد کو سزا دینا تو درکنار، بظاہر کوئی کارروائی بھی عمل میں نہیں لائی گئی۔

ترجمان نے احمدیوں کے سماجی بائیکاٹ کے حوالے سے انتہا پسندوں کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے میڈیا کو بتایا کہ مختلف علاقوں میں مخالفین جماعت احمدیہ نے لوگوں کو احمدیوں کے بائیکاٹ پر اکسایا۔ یہاں تک کہ چکوال اور حافظ آباد میں احمدی طلبہ وطالبات کو سکولوں سے نکال دیا گیا اور ان بچوں کے حصول تعلیم کے حق کی محض احمدی ہونے کی بنا پر نفی کی گئی۔

ترجمان نے کہا کہ حکومت نے احمدیوں کے حوالے سے کی گئی امتیازی قانون سازی کی بناء پر انتہا پسندوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1984ء کے امتیازی قوانین بنیادی انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزی ہیں اور آئین پاکستان نیز قائداعظم کے تصور پاکستان کی روح کے منافی ہیں، اس لئے ان قوانین کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور لاکھوں پاکستانی احمدیوں کے انسانی حقوق بحال کئے جائیں۔

جماعت احمدیہ کے ترجمان کے مطابق 1984ء کے بدنام زمانہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے جاری ہونے کے بعد سے اب تک احمدیوں کو سیاسی، سماجی اور قانونی طور پر امتیازی سلوک کا سامنا ہے جو ایک معاشرے کے افراد کے یکساں اور مساوی بنیادی حق کی نفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان امتیازی قوانین کے جاری ہونے کے بعد سے 31 دسمبر 2011ء تک 210 احمدی عقیدہ کے اختلاف پر قتل کئے جاچکے ہیں۔ جبکہ 254 احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے 23 عبادت گاہوں کو مسمار کیا گیا جبکہ 28 کو انتظامیہ نے سیل کر دیا۔ 16 عبادت گاہوں پر مخالفین نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر لیا۔ 29 افراد کی تدفین کے بعد قبر کھود ڈالی گئی اور 57 احمدیوں کی مشترکہ قبرستان میں تدفین نہیں ہونے دی گئی۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق 2011ء کے دوران احمدیوں کو پاکستان میں کسی بھی جگہ عبادت گاہ کی تعمیر کی اجازت نہ دی گئی اور کئی جگہوں پر یہ تعمیر پولیس نے زبردستی رکوائی۔ حالانکہ پاکستان کے قانون کے مطابق ہر شہری آزاد ہے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق عبادت گاہ تعمیر کرے۔ محض مذہبی تعصب کی بناء پر احمدیوں کے کاروبار میں رکاوٹیں ڈالی گئیں احمدی سرکاری ملازمین کو مذہبی تعصب کا نشانہ بنایا گیا۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق سال 2011 کے دوران بھی ربوہ میں جہاں 95% احمدی آباد ہیں احمدیوں کو کسی قسم کے مذہبی اجتماع یا جلسہ کی اجازت نہ دی گئی۔ یہاں تک کہ احمدیوں کو کھیلوں کے پروگرام کھلے عام منعقد کرنے کی آزادی نہیں۔ جب کہ معاندین کو کھلے عام اجازت دی گئی کہ وہ ربوہ سے باہر کے افراد کو جمع کر کے جب چاہیں، جہاں چاہیں، جلسہ کریں اور ربوہ میں جلوس نکالیں چنانچہ احمدی مخالف تنظیموں نے ربوہ میں آکر جلسے کئے جن میں احمدی اکابرین کو غلیظ گالیاں دی گئیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے پاکستان کے انصاف پسند حلقوں سے کہا ہے کہ وہ حکومت پر زور دیں کہ وہ مذہبی تعصّبات کے خاتمے کے لئے مؤثر اقدامات کرے تاکہ وطن میں فرقہ واریت اور تعصب کا خاتمہ ہوسکے اور ہمارا پیارا پاکستان حقیقی ترقی اور امن وسلامتی کی راہوں پر گامزن ہوسکے۔

ذمیوں کی خدمت

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک ذمی پیر کہن سال کو بھیک مانگتے دیکھا پوچھا کہ بھیک کیوں مانگتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ پر جزیہ لگایا گیا ہے اور مجھ کو ادا کرنے کا مقدور نہیں۔ حضرت عمرؓ اس کو ساتھ گھر پر لائے اور کچھ نقد دے کر بیت المال کے داروغہ کو کہلا بھیجا کہ اس قسم کے معذوروں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جائے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ واللہ انصاف کی بات نہیں کہ ان لوگوں کی جوانی سے ہم متمتع ہوں اور بڑھاپے میں ان کو نکال دیں۔ (الفاروق حصہ دوم ص 234)

حضرت عمرؓ جب شام سے واپس آرہے تھے تو چند آدمیوں کو دیکھا کہ دھوپ میں کھڑے ہیں اور ان کے سر پر تیل ڈالا جارہا ہے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے جزیہ ادا نہیں کیا ہے اس لئے ان کو سزا دینے کے لئے ان کے سر پر تیل ڈالا جارہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ آخر ان کا عذر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ناداری۔ فرمایا چھوڑ دو اور ان کو تکلیف نہ دو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں کو تکلیف نہ دو جو لوگ دنیا میں لوگوں کو عذاب پہنچاتے ہیں خدا قیامت میں ان کو عذاب پہنچائے گا۔

بلکہ آپ اپنے گورنرز کو لکھا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو منع کرنا کہ ذمیوں پر ظلم نہ کرنے پائیں نہ ان کو نقصان پہنچائیں نہ ان کا مال بے وجہ کھانے پائیں۔ (الفاروق حصہ دوم ص 231)

حضرت عمرؓ نے اپنے عہد مبارک میں ہر جگہ لنگر خانے، مسافر خانے اور یتیم خانے بنوائے۔ غربا، مساکین اور مجبور و لاچار آدمیوں کے روزینے مقرر کر دیئے تھے اور ذمیوں اور کافروں کے ساتھ جس رحم دلی اور لطف واحسان کا سلوک کیا وہ آج کے حکمرانوں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک ذمیوں کا خیال رہا۔ وفات کے وقت وصیت میں بھی ان کے حقوق پر خاص زور دیا۔
(بخاری کتاب فضائل صحابہ باب قصۃ البیعۃ والاتفاق)

ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ سے حضرت ابومریمؓ ازدی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کا والی اور حکمران بنائے اور وہ ان کی ضرورتوں اور حاجتوں سے آنکھ بند کر کے پردہ میں بیٹھ جائے تو خدا بھی قیامت کے دن اس کی حاجتوں کے سامنے پردہ ڈال دے گا۔ اس فرمان رسولؐ کا حضرت امیر معاویہؓ پر اتنا اثر ہوا کہ آپ نے لوگوں کی حاجت برداری اور ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک مستقل آدمی مقرر کر دیا۔
(ابوداؤد کتاب الخراج والامارۃ باب فیما یلزم الامام من امر الرعیۃ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

محترم عبدالمنان ناہید کی شعری خدمات

نیا سال شروع ہوتے ہی ہمارے بزرگ دوست، بے بدل صاحب اسلوب شاعر، عبدالمنان ناہید کی سناؤنی آ گئی۔ وہی ناہید صاحب جن کی آواز سیدھی دلوں میں اترتی تھی۔ حیف کہ سیدھی دلوں میں اترنے والی وہ آواز خاموش ہوگئی۔ ناہید صاحب کو پڑھ پڑھ کر ہم نے شعر کہنا سننا شروع کئے تھے قادیان کے زمانہ سے الفضل میں جب بھی ان کی کوئی نظم چھپتی ہمارے گھر میں اس کا چرچا ہونے لگتا ہمارے اباجی مرحوم کو ناہید صاحب کے یا جگر کے شعر بہت پسند تھے۔ بڑے ہو کر جب ناہید صاحب سے تعارف ہوگیا اور اپنے روشن دین تنویر صاحب کی وساطت سے ان سے ملاقاتیں ہونے کی صورت پیدا ہونے لگی تو ان کی طبیعت کی متانت اور آہستگی نے بہت متاثر کیا۔ یہ ہمارے شعرا کا دستور تھا کہ ربوہ آتے تو الفضل کے دفتر میں تنویر صاحب سے ملنے کو ضرور حاضر ہوتے اور جب تک دفتر الفضل میں ٹیلی فون نہیں تھا تنویر صاحب اپنے مددگار کارکن بشیر صاحب کو سائیکل پر بھگاتے کہ جاؤ پروازی صاحب اور اختر صاحب کو بلا لاؤ۔ ہم اور عبدالسلام اختر صاحب حاضر ہوتے تو گویا الفضل کا دفتر مشاعرہ کا میدان بن جاتا۔ ناہید صاحب نے اب آ کر مشاعروں میں سننے سنانے کا سلسلہ شروع کیا ورنہ وہ سننے سنانے میں بہت نہ نکر کیا کرتے تھے مگر ہمارے گھر کے سالانہ مشاعرہ میں بطیب خاطر اپنا کلام عطا فرماتے تھے۔

ہم نے ان کے کلام کو جماعت احمدیہ کے علم کلام کا بھرپور مظہر دیکھا اور پایا۔ وہ دوسرے رسالوں میں چھپتے چھپاتے بھی نہیں تھے حالانکہ ان کی غزل بڑی زوردار ہوتی تھی۔ اس کی وجہ انہوں نے خود ہم سے کہی کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے انہیں تلقین کی تھی کہ وہ اپنے شعری ذوق کو رومانوی اور تخیلاتی بھول بھلیوں میں بھٹکنے میں ضائع نہ کریں بلکہ اس ہنر کو جماعت کے علم کلام کی ترویج میں صرف کریں۔ ناہید صاحب نے اس نصیحت کو پلے باندھ لیا اور سلسلہ کے باہر کے پرچوں میں چھپنے سے گریزاں رہنے لگے۔ یہ روایت ہمارے تنویر صاحب کی تھی وہ احمدی ہونے سے قبل ملک کے مشہور ادبی رسائل نیرنگ خیال، ادبی دنیا، رومان جیسے پرچوں میں تواتر سے چھپتے اور ملک کے مشہور شاعروں میں شمار ہوتے تھے احمدی ہوگئے تو یک قلم ان رسائل میں چھپنا ترک کر دیا۔ یہی حال ہمارے سعید احمد اعجاز صاحب کا تھا۔ ناہید صاحب اسی روایت کے علمبردار بنے اور اپنے ساتھ جنرل محمود الحسن کو بھی اسی راہ پر لگا لیا۔ محمود الحسن صاحب ایمن آبادی بھی جماعت کے پرچوں کے علاوہ کہیں چھپتے چھپاتے نہیں۔

بزرگ شعراء جماعت میں حضرت حافظ مختار احمد شاہجہان پوری اور مولانا ذوالفقار علی خاں گوہر کہ اپنے وقت کے نامور شعراء میں تھے۔ قادیان آگئے تو باہر کے شعری حلقوں سے قطع تعلق فرما لیا اس پر حضرت اقدس نے ان سے کہا کہ آپ اس حلقہ سے قطع تعلق کرلیں گے تو اس حلقہ میں دعوت الی اللہ کون کرے گا؟ اس لئے بزرگوں کا اسوہ یہی ٹھہرا کہ اس خداداد صلاحیت کو سلسلہ کے علم کلام کی ترویج کے لئے وقف رکھا جائے۔ ناہید صاحب نے ماشاءاللہ ترانوے (93) برس کی عمر پائی ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے ان کی کوئی چیز کسی دوسرے ادبی پرچے میں چھپی ہوئی دیکھی ہو۔ ایسی استقامت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ ان کا کلام ایسا پختہ اور برجستہ ہوتا تھا کہ کوئی بھی ادبی پرچہ اسے شائع کرنے میں فخر محسوس کرتا مگر ناہید صاحب کلام بھیجتے ہی نہیں تھے تو باہر کے پرچوں میں کلام چھپتا کیسے؟

ہم سویڈن سے ایک بار لندن میں حاضر ہوئے اتفاق سے اس روز چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایک شام کا اہتمام کر رکھا تھا۔ اس وقت کے امیر صاحب ایمبیسیڈر آفتاب احمد خان نے حکم دیا کہ میں چوہدری صاحب کا تعارف کرواؤں اس لحاظ سے ہمیں سٹیج پر دیگر بزرگوں اور چوہدری صاحب کے ساتھ بیٹھنے کا موقعہ مل گیا۔ اس شام کے اجلاس میں قبلہ ناہید صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع تشریف لائے تو آتے ہی ناہید صاحب سے پوچھا آپ کے ساتھ شام ہو چکی ہے نا؟ ناہید صاحب نے بتمام وکمال احترام سے عرض کیا کہ حضور ہو چکی ہے۔ اس شام میں صرف چوہدری صاحب کا کلام سنا گیا۔ شام کے بعد کھانے کا اہتمام تھا۔ کھانے کی میز پر ہم ناہید صاحب کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ہمارے بچپن کے دوست خواجہ منیر الدین ابن مولانا قمر الدین صاحب ہمیں دیکھ کر ہمارے پاس آگئے اور ہم مدتوں بعد ملنے کی وجہ سے اسی بچگانہ بے تکلفی سے باتیں کرنے لگے جو ہمارا طریق تھا۔ ناہید صاحب کچھ دیر تو سنتے رہے پھر فرمایا آپ لوگوں کا بچپن ابھی گیا نہیں؟ میں نے کہا قبلہ بچپن تو جا چکا ''بچپنا'' نہیں گیا۔ ناہید صاحب نے اس رعایت لفظی کی داد دی اور یہ بات مدتوں یاد رکھی بلکہ پاکستان میں ہمارے دوستوں بزرگوں کو بھی سنائی۔

ناہید صاحب سے ربوہ میں تو ان کی مہربانی کی وجہ سے ملاقات ہوتی رہتی ایک بار راولپنڈی میں ان سے یادگار ملاقات ہوئی۔ ہمارے دوست اور کلاس فیلو ڈاکٹر طاہر محمود نے کوثر کلینک کے نام سے ایک سرجیکل ہسپتال قائم کر رکھا تھا جس میں ڈاکٹر جنرل محمود الحسن صاحب اپنی نشتر زنی کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے۔ ہم اپنی خوشدامن کے طبی معائنہ کے لئے انہیں لے کر راولپنڈی گئے ہوئے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب سے اپنی آنکھوں کا معائنہ بھی کروالیں مگر جنرل نسیم کا دفتر کہتا تھا ان کے پاس اگلے دو ہفتے تک کوئی وقت نہیں۔ ہم ناہید صاحب سے ملنے کو کوثر کلینک پہنچے تو جنرل محمود الحسن صاحب نے پکڑ لیا۔ ان کی کتاب ''شہدسم'' انہی دنوں چھپ کر آئی تھی۔ اب کوثر کلینک میں یہ صورت حال بنی کہ جنرل محمود الحسن اپنا سرجیکل ماسک اتارتے ہوئے آپریشن تھیٹر سے نکلتے ایک دو غزلیں سناتے اور پھر دوسرے آپریشن کے لئے سرجیکل ماسک چڑھا کر آپریشن تھیٹر میں چلے جاتے۔ اس روز ان کی زندگی کا ایک نیا پہلو ہم نے دیکھا۔ سرجیکل کام بڑی توجہ اور یکسوئی چاہتا ہے۔ جنرل صاحب جس توجہ اور یکسوئی سے سرجیکل کام کر رہے تھے اسی یکسوئی کے ساتھ غزلیں بھی سنا رہے تھے۔ فرماتے تھے آپریشن تھیٹر سے باہر آتے ہی میں سرجن کا ماسک اتار دیتا ہوں میں نے لقمہ دیا ''اور شاعر کا ماسک پہن لیتا ہوں۔'' فرمایا نہیں شاعری میرا ماسک نہیں ہے میری محبت ہے۔ ہم اس روز کوئی تین گھنٹے وہاں ٹھہرے جنرل صاحب کا کلام سنا مگر ناہید صاحب نے سوائے ایک غزل کے اور کوئی کلام عطا نہیں فرمایا ان کا کہنا تھا آج جنرل صاحب کا دن ہے آج ان کی محبت کے مظاہرے دیکھیں۔ بارے جنرل صاحب فارغ ہوئے تو پھر چین سے بیٹھ کر کچھ کہنے سننے کا موقعہ ملا۔ اتنے میں جنرل نسیم اتفاق سے تشریف لے آئے ہماری امی کی آنکھوں کے معائنے کا مسئلہ بھی حل ہوگیا جنرل صاحب نے اگلے روز کا وقت ہی دے دیا اور بڑی توجہ سے ان کا معائنہ فرمایا۔ میں نے ان سے ملاقات کو یادگار ملاقات کہا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں مدتوں بعد ایک غزل میں تلمیحاً یہ بات بیان ہوگئی تھی: زمین تھی۔

''سبزہ کو پامال شاخوں کو قلم کرتے رہے''

مطلع ہوا۔

''وہ ستم کرتے رہے اور ہم کرم کرتے رہے
اپنا اپنا کام دونوں دمبدم کرتے رہے
فتنہ گر گھولا کئے جو زہر، محمود الحسن
برسر کوثر اسی کو ''شہدسم'' کرتے رہے
حضرت ناہید کے شعروں سے ہم بھی عمر بھر
دل کو خوش کرتے رہے آنکھوں کو نم کرتے رہے''

اس میں ساری تلمیحات یکجا ہوگئی ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کے مشاعرے پاکستان بھر میں مشہور تھے ملک کے بڑے بڑے شعرا ان مشاعروں میں آنا اپنے لئے باعث عزت افزائی سمجھتے تھے مگر ناہید صاحب کالج کے مشاعروں میں اس لئے شریک نہیں ہوتے تھے۔ کہ یہ مشاعرے جلسے کے یا دیگر جماعتی اجتماعات کے موقعے پر منعقد نہیں ہوتے تھے ان کا ہی ایک ہی عذر ہوتا تھا کہ وہ مرکز میں صرف جماعتی ضرورت سے حاضر ہوتے ہیں محض مشاعرہ کے لئے سفر اختیار کرنا انہیں مناسب معلوم نہیں دیتا۔ وہ اس عذر پر ثابت قدم رہے مگر ایوان محمود میں بعض جماعتی اجتماعات کے موقعوں پر مشاعرے ہوئے تو ان میں شرکت فرمائی۔ حضرت صاحب کی ہجرت کے بعد تو ان میں بہت تبدیلی آ گئی۔ مشاعروں میں اپنا کلام سنانے سے ابا کرتے رہے اب انہوں نے جماعت کے مقامی مشاعروں میں کلام عطا کرنا شروع کر دیا۔ راولپنڈی کے بعض مشاعروں کی ویڈیوز ہم نے دیکھی ہیں۔ ایم ٹی اے کی برکت سے ان کا نام اور کام دنیا کی نگاہ میں آنے لگا۔ یورپ کے بعض ممالک میں بھی ان سے مستفید ہونے والے لوگ موجود ہیں مگر ناہید صاحب مشاعروں کے شاعر نہیں تھے۔ نہ وہ نزاکتیں نفاستیں انہیں بھاتی تھیں جو مشاعرے پڑھنے والے شعراء کے ساتھ مخصوص ہیں فرمایا کرتے تھے ہمیں شاعروں کے چونچلے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ دراصل ان کے کلام میں اتنی جان تھی کہ انہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں تھی پھر ان کا میدان جماعتی موضوعات تھے ان سے بڑھ کر اس میدان میں کوئی اپنا لوہا نہیں منوا سکا۔

نویں دہائی کے اکتوبر کے مہینہ میں آپ نے اپنا ایک مجموعہ کلام مرتب فرما کر اس حقیر کو بھیجا کہ میں اس پر اپنا تبصرہ لکھوں جسے وہ دیباچہ کے طور پر شامل کر کے مجموعہ شائع کریں گے مگر میری بدقسمتی کہ ان کا مسودہ میری عدم موجودگی میں اس وقت ربوہ پہنچا جب میں ہجرت کر کے سویڈن جا چکا تھا۔ میرے گھر والوں نے مجھے بتایا کہ کوئی مسودہ آیا رکھا ہے اس کا کیا کریں؟ دو مسودے تھے ایک تو برادرم شیخ عبدالماجد صاحب کی کتاب اقبال اور احمدیت کا مسودہ تھا اس پر ہم آنے سے پہلے اپنی تجاویز لکھ آئے تھے۔ دوسرا مسودہ ناہید صاحب کا تھا جس پر ہمیں لکھنے کا موقع ہی نہ ملا۔ وہ مسودہ انہیں واپس بھیج دیا گیا مگر ناہید صاحب سے لندن میں ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا وہ مسودہ کہیں رستہ ہی میں ضائع ہو گیا ہے انہیں نہیں ملا بہرحال اس کی نقل ان کے پاس محفوظ تھی الحمد للہ کہ ان کا کلام خلق خدا کے کام آرہا ہے۔ ہماری بدقسمتی کہ ہم اس خدمت سے محروم رہے۔ کلام چھپا تو ناہید صاحب نے اپنا کلام برادرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب یا

باقی صفحہ 4 پر

مکرم عبدالسمیع خان صاحب کاٹھگڑھی

حضرت حکیم محمد زاہد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا۔

’’اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بڑا محرک ہوتا ہے اور کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی۔ آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی راہنمائی کرتی ہے۔‘‘

(لیکچر۔اسلام میں اختلافات کا آغاز)

اس غرض سے خاکسار ان بزرگوں کی قربانیوں کا ذکر کر کے اپنے ایمان میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔

پاکستان میں جب ہمارا خاندان اکتوبر 1947ء کو لاہور پہنچا۔ سنٹرل ماڈل ہائی سکول لوئر مال لاہور ہمارے ایک عزیز ملازمت کرتے تھے۔ وہیں سکول میں ان کی رہائش تھی۔ ہمارے عزیز وہاں جایا کرتے تھے۔ ایک استاد اس سکول میں قمر دین صاحب تھے۔ انہوں نے ہمیں شورکوٹ جانے کے لئے کہا کہ وہاں میرے بھائی حکیم محمد زاہد صاحب رہتے ہیں چنانچہ ہمارے بزرگوں نے شورکوٹ کا رخ کیا۔

اور وہاں قریب کے گاؤں چک 497 ج ب اور ککی نو شورکوٹ میں آباد ہوئے۔ حکیم صاحب نے ہمارے آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ ان کے چچا مولوی صدرالدین صاحب بھی زندہ تھے۔

احمدیوں میں ہمارے چچا جان عطاء الرحمان خان صاحب ہمارے دادا جان کے چچا زاد بھائی بابو عبدالحئی خان صاحب بھی وہیں آباد ہوئے۔ ایک دو اور عزیز بھی آباد ہوئے۔ حکیم صاحب کے گھرانے نے ہماری ہر طرح سے مدد کی۔ پارٹیشن کے بعد مولوی صدرالدین صاحب تو جلدی وفات پا گئے۔ حکیم صاحب نے لمبا عرصہ بطور صدر جماعت شورکوٹ خدمت کی۔ ایک روایت میں حکیم صاحب نے اپنا اصل وطن ملتان بھی ظاہر کیا ہے۔ دین کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ 26 جون 1934ء کے الفضل میں آپ کا نام بطور اعزازی انسپکٹر مال ’’برائے بستی وریام کملانہ‘‘ درج ہے۔

مکرم مولوی عبدالرحمان انور صاحب 9 نومبر 1933ء شورکوٹ بطور مربی تشریف لے گئے۔ انہوں نے حکیم صاحب سے روایت نوٹ کی۔ ’’نام حکیم محمد زاہد ولد بدرالدین۔ تاریخ بیعت 1904ء۔‘‘

آپ نے بتایا کہ میں نے پہلی دفعہ قادیان جانے پر وہاں ڈیڑھ ماہ قیام کیا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ جبکہ حضور چھتی ہوئی گلی سے گزر کر سیر کو جاتے تھے سیر کو جانے کا موقع ملا۔ اس گلی میں بابا پیغمبر اسنگھ بیٹھا ہوا تھا۔

ایک دفعہ جب کہ گرمی کا موسم تھا اور بارش نہ ہوتی تھی لوگوں نے صلوٰۃ استسقاء کے لئے حضور سے کہا۔ حضور نے مان لیا آخر دوپہر سے کچھ پہلے مرد حضرت صاحب کے ساتھ گئے اور ہم حضرت اماں جان کے گروپ میں باغ میں گئے باغ میں ایک حویلی تھی۔ باہر سے حضرت صاحب نے حویلی کے اندر حضرت اماں جان کے پاس کچھ ٹوکرے آم اور آڑو کے بھجوائے کہ بچوں میں تقسیم کر دئے جائیں۔ چنانچہ حضرت اماں جان نے ہم سب بچوں میں ان چیزوں کو تقسیم کیا حضور نے صلوٰۃ استسقاء باہر میدان میں پڑھائی۔ غالباً کافی دیر لگی۔ بالآخر حضرت اماں جان کے پاس حضور کا رقعہ آیا کہ بچوں کو لے کر فوراً شہر چلے جائیں۔ امید ہے سخت بارش ہوگی چنانچہ ابھی ہم شہر پہنچے ہی تھے کہ سخت بارش شروع ہوگئی اور ہمارے کپڑے بھی بھیگ گئے۔

جب میں نے (یعنی حکیم محمد زاہد صاحب) بیعت کی۔ اس وقت مجلس میں میرے والد صاحب (بدرالدین صاحب) بھی موجود تھے۔ ہم دونوں (حکیم محمد زاہد صاحب اور ان کے دوسرے بھائی) حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ساتھ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ جب بیعت کا موقعہ بنتا نظر آیا تو میرے والد صاحب (بدرالدین صاحب) نے اونچی آواز سے فرمایا کہ محمد عابد اور محمد زاہد تم دونوں بھی بیعت کر لو میرے والد صاحب کے اس طرح آواز دینے پر حضرت مسیح موعود ہنس پڑے۔ میرے والد صاحب نے عرض کی کہ اگر حضور فرماویں تو بچوں کے نام تبدیل کر دوں آپ (حضور) نے فرمایا کہ محمد ﷺ کے طفیل یہ عابد اور زاہد ہو جائیں گے۔

’’جب میں (حکیم محمد زاہد) رخصت ہونے کے لئے اندر گیا تا کہ حضور سے اجازت حاصل کر لوں تو دیکھا کہ حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے میری آواز سن کر حضور اُٹھ بیٹھے اور حضرت اماں جان کو فرمایا کہ ان کو روٹیاں دو۔ انہوں نے سفر پر جانا ہے چنانچہ انہوں نے کچھ روٹیاں دیں۔ ہم ان روٹیوں کو لے کر ملتان آئے اور ان کو تبرکاً اپنے احباب میں تقسیم کیا۔‘‘

حضرت حکیم صاحب مزید بتاتے ہیں کہ جب حضور سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو ہم بھی حضور کے تیز چلنے کی وجہ سے ساتھ دوڑتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ سیر کے دوران حضور کی سوٹی پر کسی کا پاؤں آ گیا۔ اور سوٹی زمین پر گر گئی۔ لیکن آپ نے اس وقت مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ کس کا پیر حضور کی سوٹی پر آ گیا ہے۔ بالآخر کسی دوسرے آدمی نے لپک کر حضور کو سوٹی پکڑا دی۔ حضور نے اس لئے بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا تھا کہ وہ شخص شرمندہ نہ ہو۔

حکیم صاحب لکھتے ہیں ’’کہ ایک دفعہ میں نے تربوز کھانا چاہا تو میرے والد صاحب نے فرمایا کہ تربوز کو نمک لگا کر کھاؤ کیونکہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ تربوز کو نمک کے ساتھ کھانا چاہئے۔‘‘

حضرت صاحب آخری ایام میں لاہور آئے تو پیغام بلڈنگ میں حضور کا لیکچر ہوا۔ لیکچر کے بعد ایک شخص نے سوال پوچھا کہ مرغی کی گردن بلی توڑ کر لے گئی وہ پھڑک رہی ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے اسے کس طرح ذبح کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ جس مرغی کی گردن بلی توڑ کر لے گئی ہے وہ زندہ تو نہ ہوگی اور پھر دو چار آنے کے واسطے ایمان میں خلل ڈالنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

اسی طرح حکیم صاحب نے بیان کیا ’’کہ انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ لاہور پیغام بلڈنگز میں چند ایرانی بیعت کے لئے آئے۔ ان کو بیعت کے لفظ فارسی میں کہلائے۔ چونکہ وہ اچھی طرح سمجھ نہ سکتے تھے۔ حضرت صاحب کو بعض دفعہ الفاظ بیعت دہرانے پڑتے تھے بیچ میں بعض دفعہ مولوی محمد احسن امروہی صاحب بول پڑتے تھے۔ حضرت صاحب نے ان کو فرمایا کہ جب ہم خود موجود ہیں تو آپ کو پڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ اپریل 1973ء صفحہ 38-39)

حضرت حکیم محمد زاہد صاحب نے شورکوٹ میں بہت شاگرد بنائے طب کی کتابیں پڑھاتے ہوئے دیکھے گئے۔

سارے علاقہ میں حکیم صاحب کی دھوم تھی۔ ان کا اثر و رسوخ بہت تھا۔ شہر میں داخل ہوتے ہی اگر حکیم صاحب کا نام لے کر راستہ ان کے گھر پوچھا جاتا تو بڑی خوشی سے لوگ راستہ بتاتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی۔ بہت کم قیمت لے کر دوا دیتے۔

آپ کے چچا کی بیٹی کی غالباً علیحدگی اپنے خاوند سے ہو چکی تھی اور وہ جماعت سے بھی منحرف ہو گئے تھے۔ وہ آپ کی اہلیہ کی بہن تھی۔ وہ آپ کے گھر میں ہی رہتی تھیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم سلیم اختر صاحب حال لاہور نے حکیم صاحب کے گھر ہی پرورش پائی۔ ماشاء اللہ مخلص احمدی ہیں۔

اسی طرح حکیم محمود احمد صاحب آپ کے بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں ان کو بھی آزمائشوں کا سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ حکیم محمد زاہد صاحب کے ایک بھائی فضل محمد صاحب تھے۔ وہ بھی احمدی تھے۔ ان کی شادی ہوئی تو آدھا مکان ان کو دیا۔

حکیم صاحب کے والد صاحب نے ایک بیت الذکر اپنے گھر کے ساتھ بنائی تھی مگر حکیم صاحب کی وفات کے بعد 1974ء کے مخدوش حالات میں وہ بیت جماعت کے قبضہ میں نہ رہ سکی۔

حکیم محمود احمد صاحب کو 1974ء کے مخدوش حالات میں بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایمان سلامت رکھا۔ آج کل اپنے گھر میں ہی مطب چلا رہے ہیں۔

حضرت حکیم محمد زاہد صاحب کی پیدائش 1898ء کی ہے۔ 1948ء میں وصیت کی۔ وصیت نمبر 10664 ہے۔ شورکوٹ شہر میں دفن ہیں۔ آپ نے 8/اگست 1971ء کو وفات پائی اور یادگاری کتبہ قطعہ نمبر 9 حصہ نمبر 12 میں کتبہ 22 ہے پہلی شادی سے حکیم صاحب کا ایک بیٹا محمد اقبال تھا۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ اس کا تعلق نہ تھا۔ وفات پا چکا ہے۔

مرکز سے سب مہمان آپ کے پاس ہی آتے تھے۔ ان کی خوب مہمان نوازی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی خوبیوں کا ان کی اولاد کو وارث بنائے۔ ان کے درجات کو بلند کرے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3 محترم عبدالمنان ناہید صاحب

عزیزم میجر عبدالمالک صاحب کے ہاتھ ہمیں بھجوایا اس وقت ہمیں اردو کی خود نوشت سوانح عمریوں پر لکھنے میں اتنا توغل تھا کہ ہمیں کسی اور چیز کے پڑھنے یا اس پر لکھنے کا یارا تھا نہ دماغ۔ بہت جی چاہتا رہا کہ ناہید صاحب کے کلام پر اپنا تبصرہ لکھیں مگر ہمیں توفیق نہ ملی۔ یہ تک تو ہوا کہ ابھی دسمبر 2011ء میں ایم ٹی اے والوں سے لندن میں یہی بات ہم نے کہی کہ ناہید صاحب کا کلام آیا رکھا ہے میں اس پر تبصرہ لکھ کر بھیجوں گا وہ ایم ٹی اے اپنے تبصراتی پروگرام میں نشر کرے اس طرح ایم ٹی اے کتابوں پر تبصرے نشر کرنے کا افتتاح کرے۔ یہ تو علم نہ تھا کہ ہماری باتیں ہی رہ جائیں گی اور اپنے ناہید صاحب راہگزائے قضاء ہو جائیں گے۔ اب تبصرہ تو انشاء اللہ العزیز لکھا ہی جائے گا مگر حیف ہے ناہید صاحب اسے ملاحظہ نہ فرما سکیں گے۔ عرفت ربی بفسخ العزائم۔ ایسے ہی موقعوں پر کہا جاتا ہے۔

ناہید صاحب کے اٹھ جانے سے احمدیہ علم کلام کی شعری روایت میں ایسا خلا پیدا ہوا ہے جو مشکل سے ہی پر ہوگا۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

کیل، مہاسوں اور چھائیوں سے نجات حاصل کیجئے

س: کیل مہاسے کیا ہیں؟

ج: کیل مہاسے نوجوان نسل کے چہرے، گردن، کندھوں، اور چھاتی پر پائے جانے والے چھوٹے چھوٹے پھنسی پھوڑے ہیں جو جلد پر بے حد بدنما داغ چھوڑ جاتے ہیں اور اچھی بھلی خوبصورت شکلوں کو بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔

س: یہ کتنی عمر میں رونما ہوتے ہیں؟

ج: یہ بارہ سال سے چوبیس سال تک کی عمر کے لڑکے لڑکیوں کی جلد پر ہوتے ہیں اور ختم ہو جانے کے بعد بھی ان کے اثرات پیچھا نہیں چھوڑتے۔

س: اس کے مریض عموماً کتنی عمر میں صحت یاب ہوتے ہیں؟

ج: اس کے بیشتر مریض عموماً 20 اور 30 سال کی درمیانی عمر میں صحت یاب ہو جاتے ہیں لیکن بعض افراد 30 سال سے زائد عمر میں بھی اس کا شکار رہتے ہیں۔

س: کیا جلد کا پورے جسم کی کارکردگی سے کوئی تعلق ہوتا ہے؟

ج: پورے جسم کی کارکردگی سے بھی اس کا نہایت قریبی تعلق ہوتا ہے۔ تمام جلدی بیماریاں جن میں کیل مہاسے اور داغ دھبے بھی شامل ہیں۔ جسم کی مجموعی کارکردگی میں کسی نہ کسی نقص کی نشاندہی کرتی ہیں۔

س: دانوں، کیل مہاسوں اور داغ دھبوں وغیرہ کی کتنی اقسام ہیں؟

ج: تمام چھوٹے موٹے دانے، داغ، دھبے، چھالے، کیل اور مہاسوں کی اقسام نصف درجن سے زائد ہیں اور جسم کے داخلی نظام میں گڑبڑ کی علامت ہوتے ہیں۔

س: کیا ان کا تعلق غدودوں سے ہے؟

ج: ان سب کا تعلق جلد کے نیچے واقع غدودوں سے ہے۔

س: زیادہ تر کس قسم کے کیل مہاسے رونما ہوتے ہیں؟

ج: ان کیل مہاسوں میں سب سے بڑی تعداد کالے سروں والے کیلوں کی ہوتی ہے۔

س: یہ عموماً جسم کے کن حصوں پر رونما ہوتے ہیں؟

ج: یہ عموماً ماتھے، اس کی دونوں جانب کنپٹیوں، رخساروں، ٹھوڑی، چھاتی اور کمر پر اُگتے ہیں۔ بعض لوگوں کے پورے جسم پر بھی ہوتے ہیں اور کبھی کبھار مستقل داغ بن جاتے ہیں۔

س: پھنسیاں اور کیل مہاسے پیدا ہونے کے عام اسباب کیا ہیں؟

ج: پھنسیاں اور کیل مہاسے عام طور پر غلط غذائی عادات، کھانے پینے کے اوقات میں بے قاعدگی، نامناسب خوراک، نشاستہ دار اشیاء، شوگر اور مرغن غذاؤں کی زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔

س: کیا قبض بھی کیل مہاسے پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے؟

ج: جی ہاں! پرانی قبض بھی کیل مہاسے پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ اگر آنتوں کی حرکت میں باقاعدگی نہ ہو تو وہ فاضل مادوں کو اتنی جلدی خارج نہیں کر سکتیں جتنی دیر میں انہیں ایسا کر دینا چاہئے۔ جس کی وجہ سے خون میں زہریلے اور فاسد مادوں کا اجتماع بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ جسم کو ان سے نجات دلانے کے لیے جلد کو زائد کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ مادے کیل مہاسوں اور دیگر جلدی بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

س: کیا جلد کے پھوڑے پھنسیوں اور کیل مہاسوں کو مختلف قسم کی کاسمیٹکس (مرہموں اور کریموں و کیمیائی ادویات) سے دور کیا جا سکتا ہے؟

ج: جلد کے پھوڑے پھنسیوں اور کیل مہاسوں کو مختلف قسم کی مرہموں اور کریموں سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مرہمیں وغیرہ تو صرف چربیلے غدودوں کے ایکشن کو عارضی طور پر دبا دیتی ہیں۔

س: قدرتی طریقہ علاج والے معالجین کیل مہاسوں کا کیا علاج تجویز کرتے ہیں؟

ج: قدرتی طریقہ علاج والے معالجین، اس سلسلے میں خوراک کی اصلاح کرنے اور پانی کو موثر استعمال کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اس طریق علاج میں مریض کو سب سے پہلے ہفتہ بھر صرف پھلوں پر مشتمل غذا استعمال کرنی چاہئے۔

س: کیل مہاسے کے مریض کو کون سے پھل استعمال کرنے چاہئیں؟

ج: دن میں تین بار تازہ رس والے سیب، ناشپاتی، انگور، چکوترا، اناس اور آلو بخارے کھانے چاہئیں۔ ٹین کے ڈبوں میں بند فروٹ نہیں کھانے چاہئیں جبکہ تازہ پھل استعمال کرنے چاہئیں۔

س: کیل مہاسے کے مریض کو کون سا پانی پینا چاہئے؟

ج: کیل مہاسے کے مریض کو لیموں ملا نمکین پانی (چینی کے بغیر) یا سادہ پانی ٹھنڈا یا نیم گرم پینا چاہئے۔

س: کیا کیل مہاسے کے مریض کو چھلکا اسپغول ہمیشہ استعمال کرنا چاہئے؟

ج: جی ہاں! اگر وہ قبض کا دائمی مریض ہو تو اسے چھلکا اسپغول ہمیشہ استعمال کرنا چاہیئے۔

س: کیل مہاسے کے مریض کو کونسی متوازن غذائیں استعمال کرنی چاہئیں؟

ج: ہفتہ بھر صرف فروٹ والی خوراک کے استعمال کے بعد مریض کو رفتہ رفتہ اچھی متوازن غذائیں کھانا شروع کر دینی چاہئیں۔ زیادہ تر کچی خوراک، بالخصوص تازہ پھل اور سبزیاں، کچے نٹس اور سالم دانے والے اناج اور خصوصاً جو اور براؤن چاولوں کو اپنی غذا بنانا چاہئے۔

س: چھائیوں کا کیا مطلب ہے؟

ج: یہ ایک ہندی لفظ ہے اس کو جھائیاں بھی کہتے ہیں۔ اس کا واحد جھائیں ہے اس کا طبّی نام کلّف ہے اور انگریزی نام فریکلز Freckles بھی ہے۔

س: اس مرض کی کیفیت کیا ہے؟

ج: اس مرض میں چہرے اور ہاتھوں پر سیاہی مائل داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔

س: اس کے اسباب کیا ہیں؟

ج: دراصل اس مرض کے اندرونی اسباب ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً خرابی جگر، خون کی کمی، آئرن، فولاد یا کیلشیم کی کمی، ماہواری کی بے قاعدگیاں، حمل و رضاعت، قبض، خرابی ہاضمہ، غذاء کی کمی وغیرہ۔ یہ مقامی مرض نہیں ہے بلکہ اس کے داخلی واندرونی اسباب ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا مقامی طور پر بالخصوص کیمیائی ادویات کو استعمال کر کے ان کو چھپا دینا ہرگز کوئی علاج نہیں ہے۔

ہمارا گہرا مشاہدہ ہے کہ اصل داخلی اسباب کا علاج کرنے سے چھائیاں خود بخود غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر ان کو ڈھانپنے سے کئی ایک دیگر پیچیدہ جلدی امراض جنم لیتے ہیں۔ کیل اور مہاسوں کی پیدائش اور علاج پر بھی بعینہٖ یہی اصول کارفرما ہے۔

س: اس کی علامات کیا ہیں؟

ج: چہرے اور ہاتھوں کی پشت پر بھورے یا سیاہی مائل داغ پڑ جاتے ہیں۔

س: چھائیوں کا علاج کیا ہے؟

ج: اوپر جو اسباب مذکور ہوئے ان کا ازالہ کریں خرابی جگر کی صورت میں اس کا علاج کریں۔ فولاد و کیلشیم کی کمی ہو تو اس کا علاج کریں۔ ماہواری کی بے قاعدگیوں کی صورت میں ان کا ازالہ کریں۔ حمل و رضاعت، قبض، خرابی ہاضمہ غرضیکہ جو بھی اسباب ہوں ان کا ازالہ کرنے سے اس مرض کا از خود ازالہ ہو جائے گا۔

س: کیل مہاسے، چھائیوں کے لیے مقامی استعمال کی کونسی ادویات ہیں جن سے ان کا ازالہ ہو سکے؟

ج: اگرچہ ہم خارجاً ادویات کے استعمال کے خلاف ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ عموماً فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوا کرتا ہے۔ بالخصوص کیمیائی ادویات چہرہ کا ستیاناس کر کے رکھ دیتی ہے۔ ہم ذیل میں مقامی استعمال کی کچھ ادویات درج کر رہے ہیں۔ مولی کے بیج گرائینڈ کر کے Paste بنا کر چہرے پر لگانا یا ریٹھہ کو گرائینڈ کر کے Paste کرنا یا مغز تخم کرنجوا کو گرائینڈ کر کے چہرہ پر Paste کرنا یا چنے سفید کو گرائینڈ کر کے Paste کرنا یا تخم السی کو گرائینڈ کر کے انار کا چھلکا یا انجیر کا Paste بنا کر چہرے پر Paste کرنا (دودھ یا پانی میں ملا کر Paste لیپ کریں) یا لیموں یا سنگترہ کے چھلکوں کا چہرہ پر ملنا مفید تدابیر ہیں۔

یا نسخہ ابٹن جس کے درج ذیل اجزاء ہیں مقامی طور پر استعمال کریں۔ تخم خشخاش، مغز خربوزہ یا چار مغز، مغز بادام ہم وزن سب کو گرائینڈ کر کے دودھ ملا کر سوتے وقت چہرے پر لیپ کریں اور صبح نیم گرم پانی سے دھوئیں بے نظیر نسخہ ہے۔

س: چہرے کے امراض کا ہومیوپیتھی علاج کیا ہے؟

ج: ☆ چہرے کے کیل، چھائیاں، دانے وغیرہ (Acne: pimples on the face) جب لڑکا، لڑکی سن بلوغت میں داخل ہوتے ہیں اور ان کے چہرے پر کیل، چھائیاں یا دانے نکلیں تو ان کی ایک مخصوص دواء ''اسٹیریس روبنس Asterias Rub'' 6 یا 30 طاقت میں دیں۔ یہ دوا کیل، چھائیوں اور دانوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ دواء ناکام رہے تو ''کالی بروم'' اور ''ریڈیم بروم'' 30 طاقت میں دینی چاہئے۔

☆ جب کوئی کیس بگڑ جائے تو ''ہائیڈروکوٹائل، آرسنک آیوڈائیڈ'' اور ''سلفر آیوڈائیڈ'' استعمال کریں۔

☆ اگر سن بلوغت میں نکلنے والی پھنسیوں میں پیپ پڑ جائے اور تجویز کردہ دوائی سے شفا نہ ہو رہی ہو تو ڈاکٹر رائے بہادر بشمبر داس ''ہیپر سلف'' استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ (طاقت: پہلی سے 200 تک، اونچی طاقت پیپ کا سدباب کرتی ہے۔ جبکہ نچلی طاقتیں اسے پیدا کرتی ہیں۔ اگر پیپ لانی مقصود ہو تو 2x دیں ویسے 2x سے سی ایم تک استعمال ہو سکتی ہے۔

☆ ڈاکٹر کلارک کہتے ہیں کہ انہوں نے چہرے

کے سیاہ رنگ کے دانوں کے لیے ''کالی بروم'' سے بہتر دواء کوئی نہیں سنی جبکہ ڈاکٹر گشنگ کہتے ہیں کہ ''آرسنک بروم'' سے مفید دواء کوئی نہیں۔

☆ایسی پھنسیاں جو ضدی قسم کی ہوں اور ان میں پیپ بننے کا رجحان بھی پایا جاتا ہو تو وہ پھنسیاں ''انٹی مونیم ٹارٹ'' سے شفایاب ہوجاتی ہے۔

☆اگر جوانی کی عمر میں چہرے پر گہرے بدنما ابھار بن جائیں اور ان میں خارش بھی ہو تو ''کالی بروم'' دیں اور پھنسیاں سرخ رنگ کی ہوں اور چہرے اور پیشانی پر ہوں تو ''لیڈم'' اچھی دواء ہے۔

☆اگر چہرے، ناک اور ہونٹوں پر پھنسیاں ہوں اور رخساروں پر سرخ رنگ کے ابھار ہوں جو ٹھوڑی کے گرد بھی ہوں تو ڈاکٹر بھانجا کے مطابق ''بوریکس'' 30 طاقت میں دینے سے ختم ہوجاتے ہیں۔

☆اگر جسم کے مختلف حصوں پر مٹر کے دانے کے برابر پھنسیاں ہوں، ان میں ہلکی ہلکی خراش بھی ہوتی ہو اور چوٹ کا رجحان بھی پایا جائے کہ زخم بن جائیں تو صبح وشام ''ہیپر سلف'' دینے سے ٹھیک ہوجاتی ہے۔

☆اگر جسم پر دانے ٹی بی کی وجہ سے ہوں اور پیپ دار ہوں اور اپنا نشان بھی چھوڑ جائیں تو ایسے مریض کو ''ویکسی نم'' اور ''ویریونینم'' دینے سے مرض جاتا رہتا ہے اور نشان بھی نہیں بن پاتے۔

☆چہرے کے دانے سن بلوغت میں: (Acne at puberty) بلوغت کی عمر میں کمزور لڑکیوں کے چہروں پر دانے نکل آئیں تو انہیں ''کلکیر یا فاس'' ہی ٹھیک کرسکتی ہے اس مرض کی یہ مخصوص دواء ہے۔

☆چہرے کی رنگت کو درست کرنے کے لیے: (Complexion changing it into fair) اگر کسی مریض کا چہرہ بدنما ہے، یا اس کی رنگت درست نہیں تو بدنمائی دور کرنے اور رنگت کو صحیح حالت میں لانے کے لیے ''آیوڈیم Iodium'' 1000 طاقت میں ہر پندرہ دنوں کے بعد تقریباً چھ ماہ تک دیتے رہنے سے چہرہ خوشنما اور رنگ درست ہوجاتا ہے۔ یہ بہت ہی کامیاب دواء ہے۔

☆اگر ''آیوڈیم'' کسی وجہ سے ناکام ہو جائے تو کاسٹیکم اور ''لائیکو پوڈیم'' 200 طاقت میں ہر آٹھ دن بعد دیتے رہیں، مریض کی شکایت دور ہوجائے گی۔

☆چہرے کی شکل بگڑ جائے: (Disfigurement of face) اگر کسی کی شکل چیچک کے دانوں کی وجہ سے بگڑ جائے تو ''ویری اولینم Variolinum'' 1000 ہر چودہ دنوں کے بعد جبکہ ''سیرا سینیا پرپوریا Sarracenia Purp'' 30 طاقت میں تین مرتبہ روزانہ کافی لمبے عرصہ تک دیتے رہنے سے مرض شفایاب ہوجاتی ہے۔

☆اگر کیل، چھائیاں یا پھوڑے پھنسیاں جسم کے کسی حصہ پر نشان چھوڑ جائیں۔ جن کی وجہ سے چہرے کی رنگت خراب ہوجائے یا بگڑ جائے تو ''سلیشیا'' یا ''کلکیر یا فلور'' ان نشانوں کو مٹا دیتی ہے۔

☆چہرے کے دانے: (Face acne) اگر کسی کے چہرے پر دانے نکل آئے ہوں تو اسے ان دانوں کے لیے مخصوص ادویہ ''کالی برومیٹم'' اور ''ایسٹریس روبنس'' استعمال کرنی چاہیئے۔

☆اگر مندرجہ بالا ادویہ ناکام ہوجائیں تو پھر ''ریڈیم بروم'' 30 طاقت میں دیں۔ اگر دانوں کی حالت میں بگڑی ہوئی ہو تو ''آرسنک آیوڈائیڈ'' اور ''سلفر آیوڈائیڈ'' دینا مفید رہتا ہے۔

☆چہرہ اور ٹھوڑی پر بال اگنا، عورتوں میں: (Face, hair on lips and chin of woman) اگر عورتوں کے چہرہ اور ٹھوڑی پر بال اگ آئیں تو ''تھوجا'' 10M (دس ہزار) طاقت میں مہینہ میں ایک بار اور ''اولیم جیکورس اِسلی Oleum Jec'' 30 روزانہ تین مرتبہ دیں۔ جس دن تھوجا دیں اس دن ''اولیم جیکوریس ایسلی'' کا ناغہ کریں یعنی نہ دیں، غیر ضروری بال اگنا بند ہوجائیں گے۔

س: کیل، مہاسے، چھائیوں کا بایوکیمک علاج کیا ہے؟

ج: چہرے پر تل نکلتے ہوں سلیشیا، نیٹرم میور

چہرے پر کیل نکل آئیں سلیشیا، نیٹرم میور، کلکیر یا سلف، کالی میور، فیرم فاس۔

چہرے پر مہاسے نکل آئیں سلیشیا

چہرے پر خارش ہوتی ہو کلکیر یا سلف

چہرے پر کیل مہاسے نکل آئیں نیٹرم میور

چہرے پر کیل مہاسے ہوں اور ان کے اندر جلن ہوتی ہو نیٹرم سلف

ماتھے پر کیل مہاسے نکل آئیں کلکیر یا فاس، نیٹرم فاس، نیٹرم میور

ماتھے پر کیل مہاسے نکل آئیں اور ان کا رنگ سرخ ہو کلکیر یا فاس، نیٹرم میور

چہرے پر پیپ دار دانے نکل آئیں کلکیر یا فاس، کلکیر یا سلف، نیٹرم فاس

چہرے پر باریک باریک دانے نکل آئیں نیٹرم میور

چہرہ بوڑھوں کی طرح معلوم ہو نیٹرم میور

چہرے پر چکنائی آتی ہو نیٹرم میور

چہرے پر بال نکل آئیں نیٹرم میور

چہرے پر چھائیاں ہوں سلیشیا

چہرے پر چھائیاں ہوجائیں کلکیر یا فاس، نیٹرم فاس، سلیشیا

نوٹ: مذکورہ ادویات کسی ہومیوسٹور سے 6x یا 12x میں خرید لیں۔

س: کیل، مہاسوں کا ایلوپیتھک علاج کیا ہے؟

ج: اسباب کے لحاظ سے اس کا علاج کیا جاتا ہے اگر ہارمون کے عدمِ توازن سے یہ عارضہ ہو تو اس کے مطابق علاج کریں۔ مگر صحیح تشخیص کے بعد مستند ایلوپیتھک ڈاکٹر ہی اس کا علاج کرسکتا ہے۔

غلط علاج کے نتیجہ میں بہت سی پیچیدگیاں واقع ہوسکتی ہیں۔ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہم نے جو متبادل طریقہ ہائے علاج تحریر کیے ہیں۔ یہ مفید بھی ہیں، بے ضرر بھی اور سستے بھی۔ نیز ان سے مستقل فائدہ کی توقع کی جاسکتی ہے جبکہ ایلوپیتھک علاج مہنگا، مضر اور عارضی ہے۔ بالخصوص مقامی استعمال کی کیمیاوی ادویات اس قدر نقصان دہ ہیں کہ سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ ان کی صرف اس خوبی کے پیش نظر کہ ایک بدنما چہرہ جو کیل، مہاسوں، چھائیوں سے پُر ہو۔ اسے ان خطرناک کیمیاوی ادویات کے ذریعہ چند منٹوں میں گلاب کے پھول کی طرح سجا کر دکھا دیا جائے۔ جب حسن کا یہ عارضی لبادہ اترے تو وہی بھیانک شکل دوبارہ سامنے آجائے۔

ہمارا عزم

اے رات! ستاروں سے کہہ دے، گلشن کی بہاروں سے کہہ دے
ہم ڈرتے نہیں طوفانوں سے، موجوں کے اشاروں سے کہہ دے

آزاد کریں ہر حلقۂ شب سے، سورج کو سچائی کے
ضامن ہیں تمہاری ہستی کے، کرنوں کے اجالوں سے کہہ دے

تھامے ہیں محبت کا پرچم، ہم اہلِ صفاء ہم اہلِ حرم
ہر بازی تم کو مات کریں، نفرت کے ماروں سے کہہ دے

لڑ کر سب طوفانوں سے، چیر کے سب منجدھاروں کو
پہنچیں گے تم تک وعدہ ہے، ساحل سے، کناروں سے کہہ دے

سب کوہ و دمن، سب دشت و چمن، گونجیں گے ''اللہ اکبر'' سے
حق آئے گا، تم بھاگو گے، باطل کے یاروں سے کہہ دے

توحید کے پھولوں سے دیکھو دھرتی کا آنگن مہکا ہے
تم سب سے حسیں ہے یہ منظر، ان مست نظاروں سے کہہ دے

ڈاکٹر مہدی علی چودھری

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نوید احمد سعید صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مدیحہ سعید واقفہ نو نے خدا کے فضل سے 6 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق پائی۔ عزیزہ کی تقریب آمین مورخہ 21/اپریل 2012ء کو منعقد ہوئی۔ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم محمد رشید صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالرزاق صاحب مرحوم PTI کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین بنائے اور قرآنی انوار سے منور کرے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد انور صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ ملیحہ احمد صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ کی تقریب نکاح و رخصتی مورخہ 23/اپریل 2012ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کیلئے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ آپ کی موجودگی میں مکرمہ ملیحہ احمد صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ہمراہ مکرم سفیر احمد صاحب یو۔کے ابن مکرم ظفر احمد صاحب کے ساتھ مبلغ دس ہزار سٹرلنگ پونڈ حق مہر پر کیا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے تلاوت کلام پاک اور نکاح کے اعلان کے بعد دعا کروائی۔ مورخہ 24/اپریل 2012ء کو مکرم ظفر احمد صاحب نے الرفیع بینکوئیٹ ہال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم صدیق احمد منور صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ نے تلاوت کلام پاک کے بعد دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں خلافت احمدیہ کا سچا جاں نثار اور جماعت احمدیہ کا مفید وجود بنائے۔ آمین

والی بال ٹورنامنٹ

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 23/اپریل تا یکم مئی 2012ء آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ٹورنامنٹ کا آغاز 23/اپریل کو سہ پہر 3 بجے فیکٹری ایریا احمد کی گراؤنڈ میں مکرم رحمت اللہ صاحب نائب ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے دعا کے ساتھ کیا۔ جس کے بعد ٹورنامنٹ کے میچز کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 29 ٹیموں نے شرکت کی جن کے مابین 27 میچز منعقد کروائے گئے۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 290 اطفال نے شرکت کی۔ تمام میچز فیکٹری ایریا احمد کی گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ مورخہ یکم مئی 2012ء کو اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ اور اختتامی تقریب فیکٹری ایریا احمد کی گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ فائنل میچ دارالرحمت غربی اور دارالنصر شرقی محمود کے مابین کھیلا گیا۔ جو کہ دارالرحمت غربی کی ٹیم نے ایک دلچسپ مقابلے کے بعد جیت لیا اور اس طرح ٹورنامنٹ کی فاتح قرار پائی۔ فائنل میچ کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عدنان احمد ناصر صاحب سیکرٹری صحت جسمانی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح و ہدایات سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدازاں مہمانوں کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

مکرم وسیم احمد شاکر مہار صاحب دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بڑی آنت میں خرابی کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے I.C.U میں داخل ہیں ان کی صحت یابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کی والدہ صاحبہ آنکھوں کے آپریشن کے بعد مکمل صحت یاب نہیں ہیں۔ نیز والد صاحب شوگر اور بلڈ پریشر اور جوڑوں کے درد کے عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نماز جنازہ

محترم محمد اعظم اکسیر صاحب نگران متخصصین تحریک جدید ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے برادر اکبر محترم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ مورخہ 4 مئی 2012ء کی صبح C.M.H راولپنڈی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 7 مئی کو صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ادا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حبیب اللہ خان بلوچ صاحب مربی سلسلہ میانوالی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حضور بخش صاحب سٹیشن ماسٹر ملتان بعمر 41 سال بوجہ کینسر بقضائے الٰہی مورخہ 17 فروری 2012ء کو مینار ہسپتال ملتان میں وفات پا گئیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز جمعہ کی نماز کے بعد مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی ضلع ملتان نے پڑھائی اور جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد اسی روز مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب نے دعا کروائی۔ آپ مکرم حاجی عبدالقادر صاحب مرحوم آف ڈی جی خان کی بیٹی اور مکرم محمد عظیم خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ بہت اچھی صفات کی مالک تھیں۔ اپنوں اور غیروں سے پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا۔ دھیمے مزاج کی، نماز اور روزہ کی پابند تھیں۔ اپنے بچوں کو خود قرآن کریم پڑھایا۔ آپ مہمان نواز، ملنسار اور خوش گفتار تھیں آپ کے ہاں عموماً غیراز جماعت اور احمدی احباب کا آنا جانا لگا رہتا تھا آپ ان کو بغیر مہمان نوازی کئے نہ جانے دیتیں اور ان کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتی تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ بیٹے، ایک بیٹی، دو بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی تمام اولاد غیر شادی شدہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

انٹری ٹیسٹ 2012ء

(غلام اسحٰق خان یونیورسٹی ٹوپی ضلع صوابی خیبر پختونخواہ)

غلام اسحٰق خان یونیورسٹی میں Online انٹری ٹیسٹ Undergraduate پروگرامز کی رجسٹریشن کا آغاز ہو چکا ہے۔

مندرجہ ذیل پروگرامز کروائے جا رہے ہیں۔ کمپیوٹر انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، (الیکٹرونک پاور) انجینئرنگ سائنسز، میٹیریل انجینئرنگ، میٹیریل انجینئرنگ (مینوفیکچرنگ، نینو ٹیکنالوجی) مکینیکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، کیمیکل انجینئرنگ

ٹیسٹ سنٹرز: اسلام آباد، کراچی، لاہور، ملتان، پشاور اور کوئٹہ

آن لائن فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جون 2012ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ یکم جولائی 2012ء کو ہوگا۔ کاغذات جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جون 2012ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے www.giki.edu.pk یا 0938-271440 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ اپلائیڈ سائنسز نے بی ایس الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئرنگ 2012ء میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔

کم از کم 60% نمبر دونوں میں (او لیول (سائنس) میٹرک اور ایف ایس سی/اے لیول سائنس) حاصل کئے ہوں۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جون 2012ء نیز فارم آن لائن بھی جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ بذریعہ ڈاک فارم =/1000 روپے اور آن لائن =/750 روپے میں جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

فیس الائیڈ بینک لمیٹڈ کی کسی بھی آن لائن برانچ سے یونیورسٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کروا سکتے ہیں۔

اکاؤنٹ نمبر 0010002084620041 ہے۔ اکاؤنٹ ٹائٹل PIEAS-APF کیبنٹ ڈویژن برانچ (کوڈ 0793) اسلام آباد۔

مزید معلومات کیلئے www.pieas.edu.pk یا 051-2207380-4 (Ext. 3063) پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

عجائبات عالم

دنیا کا سب سے بڑا سمندر

بحرالکاہل

دنیا کا سب سے عظیم سمندر بحرالکاہل تقریباً 6 کروڑ 40 لاکھ مربع میل رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس سمندر کی گہرائی مختلف مقامات پر مختلف ہے لیکن سب سے گہرا مقام فلپائن کے قریب "ماریانا اسٹرینچ" ہے۔ یہ بحری کھاڑی سمندر کی سطح سے 36 ہزار فٹ گہرائی تک اترتی چلی جاتی ہے۔ یہ شمال سے جنوب کی طرف قوس کی طرح پھیلا ہوا ہے۔

بحرالکاہل کا بیشتر حصہ بوجہ آبی سکون کے جہازرانی کے قابل ہے اسی لئے اسے کاہل یعنی سست رو کہتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا سمندر ہے کہ اگر زمین کے تمام خشکی کے علاقوں کو بھی شامل کرلیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے زمین کے ایک تہائی حصے کو گھیر رکھا ہے اور زمین کے سمندروں میں جتنا پانی ہے آدھے سے زیادہ پانی صرف اس ایک سمندر میں ہے۔ اس کے پانی کی مقدار چھ سیکسٹلین (6 Sextillion) گیلن بتائی جاتی ہے۔

بحرالکاہل کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ پورا امریکہ 18 مرتبہ اس سمندر میں سما سکتا ہے۔ اس بڑے سمندر میں کئی چھوٹے چھوٹے بحیرے (سمندر) بھی شامل ہیں جن میں بحیرہ بیرنگ، بحیرہ کوول، بحیرہ فلپائن اور خلیج الاسکا نمایاں ہیں۔ اس میں بیشمار جزیرے بھی ہیں جن میں بعض آتش فشانی ہیں اور بعض میں موتی پائے جاتے ہیں۔ اس کے دونوں ساحلوں کے ساتھ ساتھ سامن اور جھینگا مچھلی کی شکارگاہیں ہیں۔

آسٹریلیا کے قریب گرم پانی کی کمین گاہ ہے جزائر ملایا اور میکسیکو میں نمک ملتا ہے۔ اس کے دو طرف براعظم ایک دوسرے سے بہت دور ہیں۔ اس لئے زیادہ تر جہاز رانی ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ اس کی مشہور بندرگاہیں۔ شنگھائی، یوکوہاما، ولاڈی ووسٹک، اوساکا، سان فرانسسکو، پانامہ، گوئے کوئل، سنگاپور، ہانگ کانگ اور بٹاویا ہیں۔ یہ سمندر زیادہ تر ایشیا اور امریکہ کے درمیان واقع ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13 مئی 2012ء

12:20 am	فیتھ میٹرز
1:25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم۔ بچوں کیلئے دینی کہانیاں
3:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء
9:05 am	ہمارا آقا
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	روحانی خزائن کوئز
9:50 pm	مسلمان سائنسدان
10:10 pm	کڈز ٹائم
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

14 مئی 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:15 am	حیات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء
4:25 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو کلاس
7:20 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	دورہ حضور انور بینین
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2:00 pm	فرنچ سروس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	پیس سمپوزیم۔قادیان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	پیس سمپوزیم۔قادیان
9:10 pm	راہ ہدیٰ
10:40 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

ربوہ میں طلوع و غروب 7 مئی

طلوع فجر	3:49
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی-/120 روپے بڑی-/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر:6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

قائم شدہ 1952
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
عزیز کلاتھ ہاؤس
لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون:041-2623495-2604424

PE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی ایونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائب، لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔فون نمبر:042-37247741, 0333-4107060, 0300-4280871

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر:0476216109
موبائل 0333-6707165